روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴-۳۹ | منگل ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ * ۲۵ شہادت ۱۳۶۸ہش * ۲۵ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کے مطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

## ننکانہ میں احمدیوں پر ظلم

# پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا

## قرآن کریم کے بہت سے نسخوں کو بھی جلا کر شہید کر دیا گیا

### ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کی قرارداد مذمت

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کے ۶۶ اراکین کے دستخطوں سے منظور کی جانے والی ایک قرارداد میں ننکانہ میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم کی سخت مذمت کرتے ہوئے ننکانہ کی مقامی انتظامیہ کو اس کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان افسران کو وہاں سے تبدیل کر دیا جائے۔

ہم ممبران بار ڈسٹرکٹ کورٹ شیخوپورہ مورخہ ۱۲/۴/۸۹ کے اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں جس میں جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کے افراد کے گھروں کو مذہب کے نام پر جلایا گیا اور لوٹ مار کی گئی اس طرح ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو ۹ بجے صبح سے لے کر ۲ بجے دوپہر تک پولیس اور انتظامیہ کی موجودگی میں تقریباً ایک کروڑ روپے کا نقصان کیا گیا اور اس گھیراؤ جلاؤ میں قرآن حکیم کے بہت سارے نسخوں کو بھی شرپسندوں نے جلا کر شہید کر دیا

ہم مذکورہ تحصیل انتظامیہ کی فوری تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں اسلام تو رواداری محبت اور انسانیت کا درس دیتا ہے نہ یہ کہ اختلاف عقیدہ کی بناء پر دوسروں کے مال کو لوٹ لیا جائے اور جلا کر خاکستر کر دیا جائے ہم حکومت سے بے گناہ متاثرین کی فوری امداد کا مطالبہ بھی کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کروائی جائے

## قابلِ مذمّت واقعہ

سندھی روزنامہ "ہلالِ پاکستان" کراچی کی اشاعت مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء کے اداریہ نوٹ کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

نواب شاہ میں ایک انتہائی افسوسناک اور قابلِ مذمّت واقعہ پیش آیا ہے، ہفتہ کے روز پاگل جنونی آدمیوں کی ایک ٹولی نے احمدیہ برادری کی عبادت گاہ پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی۔ فرنیچر، کتب اور دوسرے سامان کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی اور عبادت گاہ کو بھی جلا کر خاک کر دینے کیلئے آگ لگا دی، صرف اسی پر بس نہیں کی گئی بلکہ اس جنونی ٹولے نے عبادت کرنے والوں کو زدوکوب بھی کیا، جس میں ۷۰ سالہ ضعیف مشہور ادیب اور شاعر لائق احمد بھی زخمی ہوئے۔ اطلاع کے مطابق بعد میں پولیس نے آ کر حالات پر کنٹرول کیا اور فائر بریگیڈ نے عبادت گاہ کو لگائی گئی آگ بجھائی۔

یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہے۔ اس کو تنگ نظر مذہبی کٹڑپن کی انتہا کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس فرقے کو اسلام سے خارج کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود انہیں اپنے عقیدے اور مذہبی رسوم کے مطابق عمل کرنے اور عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ ملک کی دوسری اقلیتوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے احمدیہ برادری کو بھی ویسے ہی حقوق اور رعایتیں حاصل ہیں۔ اسلام کے خود ساختہ ٹھیکیداروں اور جنونی ٹولوں کو یہ اجازت کس نے دی ہے کہ دوسرے مذاہب کی اقلیتی برادریوں کی عبادت گاہوں پر حملے کریں اور خلقِ خدا کی دل آزاری کرتے رہیں۔ اسلام ایسی اجازت نہیں دیتا کہ عبادت گاہوں کو تاخت و تاراج کیا جاوے، اسکے برعکس مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عاید کی گئی ہے کہ وہ مذہبی اقلیتوں کی حفاظت کریں اور انہیں اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کی آزادی مہیا کریں۔ جنونی گروہوں کی ایسی قابلِ مذمت حرکتوں سے اسلام کو فائدہ پہنچنے کی بجائے اس آفاقی اور عالمگیر مذہب کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ فرقہ بندی کے کٹڑپن نے معاشرے میں نفاق پیدا کر کے ملکی اتحاد پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مذہبی کٹڑپن اور فرقہ واریت کے جنونی طرز کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جائے۔ ہم حکومت پر زور دیں گے کہ نواب شاہ کے قابلِ مذمّت واقعہ میں ملوّث انسانیت دشمن جنونی گروہ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ دوبارہ انہیں سر اٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ ناصرہ مبشر صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم میاں رئیس احمد صاحب ایم اے ابن مکرم پیر میاں محمد شمعون صاحب انسٹرکٹر کمرشل انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی سے بعوض مبلغ ۴۰ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۹ء بعد نماز ظہر و عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ یہ دوسری صدی کی پہلی مجلس مشاورت کا آخری دن تھا۔ جملہ احباب کثیر تعداد میں شامل تھے محترم مولانا دوست محمد صاحب ایک دینی فریضہ کی بجا آوری میں ربوہ سے باہر تھے۔ لہذا ان کی غیر موجودگی میں مولانا موصوف کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ایم بی بی ایس نے وکیل کے فرائض سر انجام دیئے۔ آخر میں مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس رشتے کو فریقین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

## لازمی چندہ جات

(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)

اور

تزکیہ اموال ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۲۵ر اپریل ۱۹۸۹ء

# صحافت کا میدان

گذشتہ دنوں ایک صحافی کو گرفتار کیا گیا تو جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا اس پر صدائے احتجاج بلند کی گئی اور کہا گیا کہ صحافی کو گرفتار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صحافت کو پابند کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ صحافت کو آزاد ہی رہنا چاہیئے۔ یہ عوام الناس کے لئے بھی مفید ہے اور حکومت اور حکمرانوں کے لئے بھی۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی ایک لفظ کی غلطی سے یا ایک خبر سے یا ایک مضمون سے کسی ملک میں انقلاب آگیا ہو حکمران بدل گئے ہوں اور مخالف پارٹیاں زور پکڑ گئی ہوں۔ اس لئے ساری دنیا میں یہ طریق رائج ہے کہ جب کسی صحافی سے کوئی ایسی بات دانستہ یا نادانستہ طور پر ہو جائے تو اس کے صحافی بھائی مل کر سمجھا دیتے ہیں اور حکومتیں اس سے مطمئن ہو جاتی ہیں۔ اور بات رفع دفع ہو جاتی ہے اگر ایک ایک لفظ یا ایک ایک فقرے پر پکڑ دھکڑ شروع کر دی جائے تو یقیناً حکومت کو بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا اور صحافت بھی نہ چل سکے گی۔ آخر جب یہ کہا جاتا ہے کہ صحافت آزاد ہے تو کیا اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہماری مرضی کی بات لکھو تو ہم خوش ہیں اور تم آزاد ہو اور اگر ہماری مرضی کے خلاف لکھا تو تم آزاد بھی نہیں ہو اور ہم خوش بھی نہیں ہیں۔

الفضل ۷۶ سالہ پرانا اخبار ہے اس سارے طویل عرصہ میں اس نے اپنے ضمیر کو زندہ رکھتے ہوئے عوام الناس کی خدمت کی ہے اگرچہ اولاً تو یہ احمدی جماعت کے لئے ہے لیکن اس کی اچھی باتوں سے کوئی دوسرا بھی فائدہ اٹھالے تو اس میں کیا حرج ہے اور ایک لمبے عرصہ سے لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کی متانت اور اس کے باوقار انداز کی سب تعریف کرتے ہیں۔

اب اس پر جو بار بار مقدمات بنائے جا رہے ہیں صحافی برادری اس سے ناواقف تو نہیں ہو سکتی لیکن حیرت کی بات ہے کہ ہے خاموش۔ کیا ہم توقع رکھیں کہ صحافت کے میدان میں الفضل کو اس کا جائز مقام دلانے کے لئے ہمارے صحافی بھائی (اور بہنیں) اپنا فرض ادا کریں گے۔

---

عزم اور صبر کام آئے گا
غم مسرت کو ساتھ لائے گا

ہے ازل سے خدا کا یہ دستور
کوئی مژدہ تمہیں سنائے گا

ابوالاقبال

---

کشتی مرے ایمان کی طوفان سے لڑی ہے
دریا کی ہر اک لہر کو مشکل سی پڑی ہے

واماندگیٔ شوق، نہیں، کوئی نہیں بات
ہے بھی تو فقط یہ کہ یہ منزل ہی کڑی ہے

انجانے میں آجاتی ہے رہ رہ کے تری یاد
سچ ہے پس پردہ تری تصویر پڑی ہے

سوچا بھی نہ تھا اور نمودار ہوا تو
خوش ہو غم جاناں کہ تری عمر بڑی ہے

مرے لئے ہر راہگذر گھر کا ہے رستہ
وہ آئیں تو ان کے لئے دیوار کھڑی ہے

میں طوق و سلاسل کا سزاوار بنا ہوں
اور ان پہ ہر اک لمحہ قیامت کی گھڑی ہے

کہتا ہوں ہر اک بات میں کھل کھل کے خدا سے
ہاتھوں میں مرے اک یہی مضبوط کڑی ہے

دیوار کی تحریر بتاتی ہے ہر اک بات
آ دیکھ وہاں پر تری تقدیر جڑی ہے

حربے تری رسوائی کے ہو جاتے ہیں ناکام
اس میں تو مری جاں تری توقیر بڑی ہے

چپ چاپ نسیم آج ہر اک بات سنا دی
باتوں کا تسلسل مرے اشکوں کی لڑی ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون-سین

تعارف

# روس کا ایک اخبار

اخبار کی اشاعت کی تعداد بھی ایک معمے سے کم نہیں ہوتی۔ مدیر سے پوچھیئے کہ آپ کا اخبار کتنا چھپتا ہے تو کہے گا میرا اس سے کیا تعلق۔ میں تو لکھنے لکھانے کا کام کرتا ہوں۔ مینیجر سے پوچھئے تو وہ کہے گا ہماری ریڈر شپ ایک لاکھ ہے۔ بھئی میں اشاعت پوچھ رہا ہوں۔ اشاعت سے آپ کا کیا مطلب اخبار تو پڑھنے کے کیلئے ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھنا یہ ہے کہ کسی اخبار کو کتنے لوگ پڑھتے ہیں۔ یعنی وہ یوں حساب لگائے گا کہ ۲۰ ہزار اخبار چھپتا ہے اور ہر پرچے کو کم از کم دس افراد پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس کی ریڈر شپ ایک لاکھ ہو گئی۔ اگر وہ صرف بیس ہزار بتائے تو آپ خوب سمجھتے ہیں کہ اتنا رعب نہیں پڑ سکتا۔ اس لئے وہ تعداد اشاعت نہیں بلکہ ان لوگوں کی تعداد جنہیں وہ ریڈر شپ میں شامل کرتا ہے آپ کو بتائے گا۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ چونکہ اشاعت اور اشتہارات کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ جتنا زیادہ پرچہ چھپے گا۔ اتنی ہی اشتہارات کی اجرت زیادہ ہو گی۔ خاص طور پر حکومت کے اشتہارات اور کمپنیوں کے اشتہارات وہ اشتہارات کا نرخ مقرر کرتے وقت یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی اخبار کتنا چھپتا ہے بعض بڑے بڑے روزناموں کے متعلق ہمیں یہ تجربہ ہوا کہ اگر ان میں سے کسی کی کھپت ایک لاکھ ہے تو کچھ عرصے کے بعد وہ دو لاکھ چھاپیں گے۔ اور ان دو لاکھ میں سے ایک لاکھ فوری طور پر بنڈل کی صورت میں مختلف شہروں میں ردی کے طور پر پہنچا دیا جائے گا۔ جو کمپنیاں اشتہار دیتی ہیں وہ اشاعت کی تعداد چیک کریں گی تو انہیں معلوم ہو گا۔ اب دو لاکھ ہو گئی ہے یعنی پہلے ایک لاکھ لوگوں کے پاس اخبار جاتا تھا اب دو لاکھ کے پاس جاتا ہے۔ تو اشتہار کا نرخ بڑھا دیں گے۔ اب تو آڈٹ بیورو بھی بنے ہوئے ہیں کہ آڈٹ بیورو سے آپ تصدیق کروالیں لیکن اس تصدیق پر بھروسہ کم ہی کیا جا سکتا ہے ہمیں ایک ماہنامے کا علم ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ پانچ ہزار کی تعداد میں چھپتا تھا۔ ۵ ہزار تعداد تو تھوڑی ہی ہے لیکن خیر اس کا حلقہ ریڈرشپ ایسا ہی تھا کہ اس میں ۵ ہزار پرچہ بک سکتا تھا۔ وہ آڈٹ بیورو کے پاس چلا گیا۔ اپنے سارے رجسٹر پتے رسیدیں۔ بل وغیرہ کا بنڈل اٹھا کر۔ اور جب انہیں سرٹیفکیٹ ملا تو اس میں درج تھا کہ یہ پرچہ ڈھائی سو چھپتا ہے۔ آپ اندازہ کریں۔ کسی سے بات کی گئی کہ بھئی یہ کیا ہوا۔ تو وہ کہنے لگے آپ کو آڈٹ ہی نہیں کروانا آتا۔ اب ہم یہ نہیں بتائیں گے کہ انہوں نے آڈٹ کروانے کی یا صحیح طور پر آڈٹ کروانے کی کیا تفصیل بتائی اور ہمیں کچھ یاد بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ اس پرچے نے کبھی آڈٹ کروایا ہی نہیں اس لئے اس تفصیل کو بھی ذہن میں نہیں رکھا۔

تو یہ حال ہے اخبارات کی اشاعت کا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ بعض پرچے واقعی بڑی تعداد میں چھپتے ہیں روس کے ایک پرچے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ دو کروڑ چھپتا ہے۔ دو کروڑ چھپنے کا مطلب یہ ہے کہ پانچ سات کروڑ آدمی اس پرچے کو پڑھتے ہیں۔ اس پرچے کا نام کا ترجمہ ہے "دلائل اور حقائق"، اور اس کے چیف ایڈیٹر کہتے ہیں کہ پرچے کو زیادہ تعداد میں چھاپنے کے لئے تین باتیں ضروری ہیں ایک تو یہ کہ اس میں خبریں گرما گرم ہونی چاہئیں جھوٹ نہیں بلکہ گرما گرم۔ یعنی دوسروں سے پہلے خبر حاصل کر کے شائع کی جائے۔ اور دوسری بات یہ کہ اختصار سے کام لینا چاہیئے۔ اور تیسری بات انہوں نے یہ بتائی کہ قیمت کم ہونی چاہیئے۔ گویا پرچے کی قیمت کم ہو اختصار کے ساتھ لکھا ہو اور خبریں دوسروں سے پہلے درج کی گئی ہوں تو پرچہ زیادہ تعداد میں بک سکتا ہے۔ یہ پرچہ دراصل کمیونسٹ پارٹی کے خیالات کے اظہار کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ اس میں نہ تو لٹریری باتیں ہوتی ہیں نہ اس میں کوئی سنجیدہ مضامین ہوتے ہیں۔ بس خبریں ہی خبریں جن کا لوگ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ مدیر کا کہنا ہے کہ ہم اس بات سے خوش ہیں۔ لوگ ہمیں عوام الناس کا پرچہ کہتے ہیں۔ ان کے اس پرچے کے مدیر کا نام ہے۔ ولاڈ سلوف اے سٹارکوف اور ان کی عمر ہے انچاس سال۔

اپنے پرچے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ہم گلی کوچوں میں بھی پہنچتے ہیں اور بلند و بالا ادبی اداروں میں بھی اور حقیقت یہ ہے کہ اس طرح ہم سب لوگوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ آج سے دو سال قبل اس پرچے نے ایک روسی مورخ الیگزینڈر ایم سمسونوف کا ایک انٹرویو شائع کیا۔ اس انٹرویو میں سٹالن کے متعلق بعض باتوں کی تردید کی گئی تھی۔ مثلاً ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ سٹالن نے دوسری جنگ میں بڑی جنگی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ اس انٹرویو کے چھپنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بے شمار خطوط موصول ہوئے اور ٹیلیفون کے ذریعے بھی لوگوں نے ہمیں دھمکیاں دیں بلکہ حکومتی اداروں نے بھی اس سلسلے میں ہمیں بہت سے ٹیلیفون کئے۔ اس پرچے کی ایک یہ خوبی بھی بیان کی جاتی ہے کہ روس میں یہ سب سے پہلا عوامی پرچہ تھا جس نے پولینڈ کی گورنمنٹ اور سالیڈیریٹی ٹریڈ یونین کے آپس کے تعلقات کے متعلق بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ اس طرح سٹالن کی بیٹی جو امریکہ اور روس آتی جاتی رہی ہے، کے متعلق بھی اسی نے سب سے پہلے دنیا کو آگاہ کیا۔ سٹالن کے متعلق تو اس پرچے نے رائے میڈتے ولیف کے بیان پر بنیاد رکھتے ہوئے یہ بات بھی کہی کہ سٹالن نے چار کروڑ آدمیوں کو ہلاک کروایا تھا۔

اخبار اسی طرح مشہور ہوتے ہیں۔ وہ بعض ایسی باتیں اپنے قارئین کو بتاتے ہیں جو عام طور پر نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے چھپائی جاتی ہیں۔ مثلاً اسی اخبار نے روس کے بجٹ کے متعلق لوگوں کو بتایا کہ جتنے خسارے کا اظہار کیا گیا ہے دراصل یہ اس سے تین گنا خسارے کا بجٹ ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود (جنہیں پریس کی آزادی کہا جا سکتا ہے) بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ایسے بڑے اخبار بھی نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً اسی اخبار نے اپنے قارئین کو بتایا کہ خروشیف کے سوانح حیات اور وہ خفیہ تقریر جو انہوں نے ۲۰ ویں کانگریس پر کی تھی۔ جس کے ذریعہ سٹالن کے خلاف الزام لگائے گئے تھے ابھی تک چھاپنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ چھاپنے کی نہ اجازت دینے والا وہ محکمہ ہے جو اخباری چیزوں کو سنسر کرتا ہے۔ اس محکمے کا نام گلوف لٹ ہے۔ اس اخبار کے قارئین اب یہ مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ گورباچوف اور اس کی اہلیہ کی زندگی کے حالات اخبار کی زینت بنائے جائیں۔ لیکن مدیر کا یہ کہنا ہے کہ ابھی ہم نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

اگرچہ آج کل اخبارات کمرشل ہو گئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا روپیہ صرف کیا جائے اتنی ہی اشاعت بڑھائی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس سارے روپے کے پیچھے کسی نہ کسی کا ذہن کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس ذہن کے بغیر سارا روپیہ جو پرچے پر خرچ کیا جاتا ہے بیکار ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک "دلائل اور حقائق" یعنی اس پرچے کا تعلق ہے کہتے ہیں کہ اس پرچے کو حقیقی طور پر مسٹر سٹارکوف نے بنایا ہے۔ آج سے دس سال پہلے انہوں نے اس پرچے کو شروع کیا تھا۔ پہلے سال اس کی اشاعت دس ہزار تھی لیکن پھر جلد ہی یہ اشاعت بڑھنا شروع ہوئی اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد دوسرے تمام اخبارات سے آگے نکل گئی۔ اور یہ پرچہ اڑھائی کروڑ کے قریب بکنے لگا۔ خدا کرے کہ ہمارے ہاں بھی اخبارات کی اشاعت اسی طرح کروڑوں میں ہو۔

یہ تو شاید ہم نے آپ کو بتایا ہی نہیں کہ یہ اخبار ہفتہ وار ہے اور چھوٹے سائز کا ہے جسے انگریزی میں خاص طور پر صحافت کے میدان میں TABLOID ٹیبلائڈ کہتے ہیں۔

حیاتِ روحانی صرف متابعت
رسول کریمؐ سے ملتی ہے۔
(حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ)

**غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ**
(حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## یادِ رفتگان

# خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون

## ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر

مکرم (میاں) عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ - سرگودھا

ملک صاحب خان صاحب نون جو ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز رہے اور پھر ریٹائرڈ ہوئے۔ انہیں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے "خان بہادر" اور "ایم بی ای" کے خطابات ملے ہوئے تھے۔ انہوں نے بہت عرصہ قبل حج کرنے کی سعادت بھی پائی تھی بلکہ سردار خان نامی نجی ملازم کو بھی حج کرالائے تھے۔ دنیاوی مناصب، خطابات یا دینی مناسک کا ذکر کرنے سے ہمیشہ نفور رہے۔

عام لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ انہوں نے حج کیا ہوا ہے۔ میری موجودگی میں کسی دیہاتی نے "حاجی صاحب" کہہ کر مخاطب کیا تو ناراض ہوئے کہ اگر عبادتوں کے لحاظ سے نام رکھنا ہے تو پھر "نمازی صاحب" بھی کہا کرو یا روزہ بھی رکھتا ہوں تو اس نسبت سے پکارا کرو۔ نمائش سے حد درجہ نفرت تھی۔ ایک مرتبہ ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو مجھے ہمراہ لیکر ملنے گئے تو چونکہ وہ آپکا واقف نہیں تھا میں نے چاہا کہ چٹ پر آپ کا نام لکھ کر اس کے چپڑاسی کو دوں۔ چنانچہ میں نے "ملک صاحب خان نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر" لکھا تو چٹ مجھ سے لے لی کہ آپ صرف میرا نام بتا دیں میری ڈپٹی کمشنری سے متعلقہ افسر کو کوئی غرض نہیں ہے۔ وہ تو اچھا ہوا کہ جب ہمیں کمرہ عدالت کی طرف گلباز نامی چپڑاسی نے بڑھتے دیکھا تو صاحب مذکور کو اس نے بتا دیا اور جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر صاحب مودّب کھڑے تھے۔ مجھے اور ملک صاحب کو ڈائس پر بیٹھنے کی دعوت دی۔

آپ کا سن پیدائش ۱۸۸۲ء تھا۔ قصبہ بھلوال سے شمال مغرب کی جانب ۱۰ میل کے فاصلے پر آپ کا ملکیتی گاؤں فتح آباد داخلی بنی شاہ بالا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر کے شمال مغربی کونے میں نون قوم کے گیارہ دیہات آباد ہیں۔ جو ایک ایک سربراہِ خاندان کی واحد ملکیت ہے۔ ملک صاحب خان صاحب کا گاؤں موسومہ فتح آباد سرگودھا شہر سے ۳۵ میل کی مسافت پر ہے۔

بھیرہ شہر ملک صاحب کے گاؤں سے ۸، ۹ میل کے فاصلہ پر دریائے جہلم کے بائیں کنارے واقعہ ہے۔ وہاں ایک توحید پرست عبادت گذار اور گوشہ نشین بزرگ حضرت قریشی غلام حسین صاحب رہتے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں ملک صاحب حضرت قریشی صاحب کے ساتھ عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں سکول اور کالج سے چھٹی پر آتا تو گھوڑے پر سوار ہو کر سیدھا قریشی غلام حسین صاحب کے پاس پہنچتا اور ان کی صحبتِ صالحہ سے مستفید ہوتا۔ یہ اسی بزرگ کی صحبت کا فیض تھا کہ ملک صاحب لڑکپن سے ہی پنجگانہ نمازوں کا التزام کرتے تھے۔ ذرا عمر بڑھی تو تہجّد کی نماز جو شروع کی تو سوائے سفر یا شدید بیماری کے پھر ناغہ نہ کیا۔

نون خاندان سرگودھا کے رؤسا میں اونچے نمبر پر شمار ہوتا تھا۔ بڑی بڑی جاگیروں کے مالک ہونے کے علاوہ چونکہ سارا نون خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا اسلئے سول اور فوج میں اس خاندان کے اکثر افراد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ قیام پاکستان سے بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ نواب سر محمد حیات خان صاحب نون والد سر ملک محمد فیروز خان صاحب نون کمشنر کے منصب پر متمکن تھے جب ہندوستانی افسر شاذ ہی کمشنری کے عہدہ تک پہنچ پاتا تھا۔

سابق وزیرِ اعظم سر ملک فیروز خان صاحب نون جو ملک صاحب خان صاحب نون کے رشتہ میں بھتیجے تھے وہ گورنر مشرقی پاکستان اور پھر وزیرِ اعظم پاکستان بھی مقرر ہوئے۔ مگر خاندان میں ملک صاحب خان صاحب نون کی تقویٰ شعاری۔ زہد و تعبد اور ایمانی جرأت کی وجہ سے انہیں ایک خاص منفرد اور ممتاز مقام حاصل تھا۔

میرے مشاہدے کی بات ہے کہ خاندان کی اور اونچی سطح کی محفل میں یہ سادگی شعار بزرگ آتا دکھائی دیتا تو سارا خاندان دو رویہ صف آرا ہو جاتا اور سبھی خورد و کلاں بے حد عزت اور عقیدت کا اظہار کرتے۔

ملک صاحب خان صاحب نون ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے تو دوران ملازمت امرتسر میں ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ میں سٹی مجسٹریٹ تعینات ہوئے۔ ابھی احمدیت کے متعلق متعصّب نہ رویّہ ہی رکھتے تھے اور اس طرف کچھ بھی رجحان نہ تھا کہ ایک انقلاب آفریں شب الیسا روح پرور واقعہ رونما ہوا جس نے گویا ملک صاحب کی ہستی کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ تعصّبات اس طرح صاف ہو گئے جس طرح لوح پر سے پرانے نقوش یکسر مٹا دئے جاتے ہیں۔

وہ راتوں رات کیا ماجرا گذرا اس دلنواز واقعہ کی تفصیل درج کرنے کے الفضل کے کالم موجودہ حالات میں متحمّل نہیں ہو سکتے اور بجائے اس کے کہ میں اس موقّر جریدہ کے لئے کوئی اشکال یا الجھاؤ پیدا کروں میں اس نورانی شب اور اس کے بعد آنے والے آسمانی نوروں سے منوّر دن کے ذکر کو کسی اور مناسب وقت کے لیئے اٹھا رکھتا ہوں۔

اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ جناب ملک صاحب محترم کے متعلق اگر کوئی قلمکار اس شبینہ واقعہ کو نہ لکھ سکے تو گویا ملک صاحب موصوف کے بارہ میں وہ کچھ بھی نہیں لکھ سکا۔

قارئین کرام کی طبائع میں یہ قرار واقعی تجسّس اور سوال پیدا ہوگا کہ اگر اتنا ہی ضروری واقعہ ہے تو اسے چھپایا کیوں جا رہا ہے۔

یہ بات سچ ہے کہ اس میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی بات نہیں جو اخلاق کے معیار پر پوری نہ اترتی ہو۔ نہ ہی بظاہر اس میں کسی کے دِل کو دکھانے کا شائبہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ مبارک ذِکر میرے قلم سے تفصیل کے ساتھ بیان ہوا تو بعض نازک طبائع پر گراں گذرے گا۔ اس لیئے میں اس قرض کو کسی اور ذریعے سے ہی چکا دوں گا۔

۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء کی بات ہے ملک صاحب احمدیّت میں داخل ہوئے۔ ان کی بیگم صاحبہ جو موضع ہڈالی کے ایک رئیس ٹوانہ خاندان کی خاتون تھیں وہ بھی آپکی ہم مشرب تھیں۔ پھر تو اس مثالی جوڑے نے تیز تیز قدم سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں۔

مجھے ملک صاحب کے ساتھ قریب رہنے کا ایک لمبے عرصہ تک موقعہ ملا۔ میرے ساتھ برادرانہ شفقت کرتے تھے۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ بھائیوں میں بھی ایسی محبت والفت کم یاب ہوگی جو میرے ساتھ تھی تو مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ آجکل بھائیوں کی باہمی محبت کوئی مثالی مقام نہیں رکھتی۔ میں حد درجہ مشفقانہ نوازشات اور الطافِ کریمانہ کا مورد رہا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ میرا مشورہ خواہ کتنا ہی حقیر ہوتا ضرور قبول فرما لیتے۔ میرا طریق یہ رہا کہ کبھی ان کے ساتھ بحث نہیں کرتا تھا۔ اگر کوئی ذاتی یا جماعتی مشورہ ماننے سے ایک دفعہ انکار کر دیتے تو ذرا مختلف طریق سے پیش کرنے پر فوراً مان لیتے۔

۱۲، ۱۳ سال کا عرصہ تو سرگودھا میں ہمارا اس طرح گذرا کہ روزانہ یا میں انکے درِ دولت پر حاضر ہوتا اور یا پھر موصوف میرے ہاں تشریف لاتے۔ اور اس دوران اکثر ذکرِ خیر حضرت فضلِ عمر اور حضرت صاحبزادہ میرزا البشیر احمد صاحب کا چھیڑتے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بھی بہت محبت تھی۔ فرماتے تھے انکی والدہ ماجدہ نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور میں بڑے لاڈ سے انہیں کہتا تھا کہ "بے بے" جتنی دعائیں سر ظفر اللہ کے لیئے کرتی ہیں اتنی میرے لیئے بھی کیا کریں۔ وہ فرماتی تھیں میں آپ سمیت پانچوں بیٹوں کے لئے روزانہ دعائیں کرتی ہوں۔

۱۹۴۹ء میں ملک صاحب نے حضرت فضلِ عمر کے اعزاز میں اپنی کوٹھی واقعہ سول لائن سرگودھا میں ظہرانہ دیا۔ شہر کے رؤسا، افسرانِ اعلیٰ اور جماعت کے کچھ دوست بھی مدعو تھے۔ اس روز ایک لطیفہ ہوا۔ ڈپٹی کمشنر سرگودھا مسٹر نیاز احمد تھے اور ایس۔پی مسٹر ٹیری TERRY انگریز تھے۔ ایس۔پی صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو یاد دلایا کہ آج لنچ نون صاحب کے گھر ہے۔ ڈی۔ سی صاحب نے یونہی کہہ دیا یا شاید یاد نہ رہا ہو کہ کون سے "نون صاحب"۔ ٹیری صاحب نے فی البدیہہ جواب دیا کہ "SAHIB KHAN IS ONLY NOON ALL OTHER NOONS ARE AFTERNOON"

(صاحب خان نون ہی دراصل نون ہے باقی تو آفٹر نون ہیں)۔

یہاں یہ لطیفہ بہت عرصہ چلتا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویہ ایک انگریز افسر کے دماغ کی پیداوار تھا لیکن اس کے کئی پہلو واقعی معنی آفرین اور حقیقت پر مبنی تھے۔ ملک صاحب خان صاحب اپنے زہد و تعبد، تقویٰ شعاری، انفاق فی سبیل اللہ اور ایمانی جرأت و غیرت کے اظہار کے لحاظ سے "ONLY NOON" کہلانے کے صحیح حقدار تھے۔ ملک صاحب موصوف حد درجہ سادگی پسند تھے۔ لباس بھی سادہ اور گفتگو بھی بے تکلف سادہ اور بامقصد۔ سادگی کے ساتھ نظافت کا بھی نہایت درجہ خیال رکھتے تھے۔ طبیعت میں انکسار تھا لیکن اس کے ساتھ وقار کا امتزاج ایک نیا رنگ پیدا کر دیتا تھا۔

سابق وزیر اعظم ملک سر فیروز خان صاحب نون اپنی کوٹھی "الوقار" واقعہ مسلم ٹاؤن لاہور میں سکونت پذیر رہے۔ آخری سالوں میں بہت بیمار رہے لیکن مجھے ہر دو ہفتہ کے بعد فون کرتے۔ حضرت فضل عمر اور ملک صاحب خان صاحب کی خیریت دریافت کرتے اور اپنا سلام پہنچانے کی تاکید کرتے۔ ایک مرتبہ ملک صاحب خان صاحب کی صحت کا حال جو پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اس پر سر ملک فیروز خان صاحب نون نے کہا کہ انکی صحت تو اچھی ہی ہوتی ہے وہ باقاعدہ ورزش جو کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں ورزش تو آجکل کوئی نہیں کرتے۔ فرمانے لگے کہ بھائی صاحب پانچ وقت نہیں بلکہ چھ وقت بلاناغہ نمازیں ادا کرتے ہیں اور اس عمر میں یہ کافی ورزش ہے۔

(نوٹ) اگرچہ سر ملک فیروز خان صاحب نون رشتہ میں جناب ملک صاحب خان صاحب نون کے بھتیجے تھے لیکن ہم عمری کے باعث عموماً "بھائی صاحب" کہہ کر پکارتے تھے۔

ملک صاحب کی سادگی اور بے تکلفانہ عادات کی کئی شیریں مثالیں میرے ذہن میں مستحضر ہیں لیکن طوالت کے خوف سے فی الحال انہیں چھوڑتا ہوں۔

انفاق فی سبیل اللہ اور اطاعتِ امام کے دو ایک واقعات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جب ربوہ آباد ہوا تو ملک صاحب نے دارالضیافت کے قریب ایک رہائشی کوٹھی تعمیر کر لی تھی۔ اس محلہ کے باسیوں نے خانہ خدا کی تعمیر کرنا چاہی تو تجویز ٹھہری کہ جن لوگوں کے مکانات اس محلہ میں ہیں وہ چندہ اکٹھا کر کے ایک بیت الذکر تعمیر کر لیں۔ چنانچہ چندہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوست سرگودھا ملک صاحب کے ہاں تشریف لائے۔ ملک صاحب نے لاگت کا تخمینہ معلوم کیا تو سستے زمانے کی بات ہے دس ہزار روپے بتایا گیا۔ ملک صاحب نے یہ ساری رقم اپنی جانب سے ہی ادا فرما دی۔ اس خانۂ خدا کا نام "محمود" ہے۔

پھر خیال آیا کہ دارالیمن میں حضرت صاحب نے نہایت رعائتی نرخوں پر غرباء کو پلاٹ دیئے ہیں، وہ لوگ بڑی مشکل سے اپنے گھر تعمیر کر سکیں گے۔ چنانچہ دارالیمن میں "بیت النون" نامی خانۂ خدا ملک صاحب نے خود بنوا دیا۔ چندوں میں بے حد باقاعدہ تھے۔

ایک مرتبہ جلسہ سالانہ سے واپس تشریف لائے تو تحریک جدید کے کارناموں کے بارہ میں کوئی رپورٹ انہیں بہت پسند آئی۔ واپس آکر مشورہ کیا کہ بڑی بڑی فتوحات نصیب ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے چند ہزار روپے سالانہ چندہ دینا تو ہرگز کافی نہیں ہے۔ فرمایا نقد رقم اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ ڈیڑھ مربعہ نہری اراضی جو پختہ سڑک مابین سردار پور نون اور بھلوال پر واقعہ تھی تحریک جدید کے نام منتقل کرا دی۔ جو جلد بعد ہی تحریک جدید نے فروخت کر دی تھی۔

قریباً ۱۰ روز قبل مجھے ملک فاروق احمد صاحب نون جو ملک صاحب موصوف کے عزیز تھے کی وفات کے موقعہ پر اُدھر جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ وہ اراضی جو ملک صاحب نے تحریک جدید کو ھبہ کی تھی اسمیں شاندار باغ اور گل بوٹے کھڑے ہوئے تھے۔ وہ سب ملکیت تو ان خریداروں کی تھی جنہوں نے تحریک جدید سے وہ ڈیڑھ مربعہ اراضی خریدی تھی۔

لیکن اللہ کی رحمت سے کیا بعید جو اس قطعہ اراضی میں اُگنے والے شیریں ثمر اور دیگر اثمار اتنی بڑی جائیداد اللہ کی راہ میں قربان کرنیوالے فدائی کی جھولی میں ہمیشہ ہمیش پڑتے رہیں۔

آئیے اب اطاعتِ امام کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بھی سن لیجئے۔

حضرت فضل عمر رتن باغ لاہور میں قیام فرما تھے کہ ملک صاحب کے چھوٹے بھائی میجر ملک سردار خان صاحب نون اور جناب ملک سر فیروز خان صاحب نون کے ساتھ ملک صاحب خان صاحب کا کوئی خاندانی تنازعہ پیدا ہو گیا۔ ایسی شکر رنجی تک نوبت پہنچی کہ خاندان میں کوئی شادی کی تقریب جو ہوئی تو ملک صاحب ناراضگی کی وجہ سے شامل نہیں ہوئے تھے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں ملک صاحب نون قبیلہ کے سردار مانے جاتے تھے۔ تقریب شادی میں ان کی عدم موجودگی کو سب نے بہت ہی محسوس کیا اور تو نون صاحبان کی کوئی پیش نہ گئی البتہ دونوں صاحبان یعنی سابق وزیر اعظم ملک سر فیروز خان صاحب اور میجر ملک سردار خان صاحب نون حضرت فضل عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑی افسردگی اور پریشانی سے ذکر کیا کہ بڑے ملک صاحب ناراض ہیں اور ہمیں تو ان سے بات کرنے کی بھی ہمت نہیں ایک آپ کی ذات ہے جو خاندان کی اس پراگندگی اور انتشار کو دور کر سکتی ہے۔ حضرت صاحب کے ان دونوں نون صاحبان کے ساتھ دیرینہ مراسم تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں کوشش کروں گا۔

ملک صاحب خان صاحب نے مجھے تو یہ واقعہ سنایا کہ حضرت فضل عمر نے مجھے رتن باغ طلب فرمایا اور حکم دیا کہ دونوں ملک صاحبان یعنی سر محمد فیروز خان صاحب اور میجر سردار خان صاحب سے جاکر معافی مانگیں اور پھر مجھے آکر رپورٹ دیں۔ ملک صاحب فرماتے تھے کہ مجھے حضور کے اس حکم سے وقتی طور پر صدمہ پہنچا کہ حضور نے مجھ سے تو کوئی وضاحت طلب ہی نہیں فرمائی نہ کوئی بات سُنی اور نون صاحبان سے معافی کا حکم دے دیا ہے۔ لیکن فرماتے تھے کہ بلا چون و چرا اسی وقت اوّل سر فیروز خان کی کوٹھی گیا۔ ملک صاحب نے جب مجھے اپنی کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا تو بھاگ کر آئے اور میری موٹر کا دروازہ کھول کر میرے ساتھ لپٹ کر زار و قطار رونے لگے اور کہتے جاتے تھے کہ "میں قربان جاؤں اس مرزا صاحب پر جس نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے"۔ ملک سر فیروز خان صاحب نون روتے جاتے تھے اور ملک صاحب خان صاحب سے معافی مانگ رہے تھے۔ اِدھر ملک صاحب نے کہا کہ مجھے حضور نے معافی قبول کرنے کے لئے نہیں بلکہ معافی مانگنے بھیجا ہے۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔

ان حالات میں بھلا کدورت کہاں باقی رہ سکتی تھی۔ چند منٹ کے بعد ملک صاحب خان صاحب نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا اور اجازت چاہی کہ میں نے ابھی چھوٹے بھائی ملک میجر سردار خان صاحب کے پاس جاکر ان سے بھی معافی مانگنی ہے اور پھر حضور کو رپورٹ کرنی ہے۔

چنانچہ میجر سردار خان صاحب کی کوٹھی واقعہ گلبرگ تشریف لے گئے۔ وہ تو چھوٹے بھائی تھے۔ یہی صورت وہاں پر ہوئی۔ دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹ لپٹ کر رو رہے تھے اور میجر صاحب حضرت فضل عمر کے احسان عظیم کا ذکر کرتے تھکتے نہیں تھے۔ دل صاف ہو گئے غلط فہمی دور ہو گئی۔ ملک صاحب خان صاحب اسی روز حضرت فضلِ عمر کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوئے اور یہ ساری رپورٹ سُنائی۔ اب حضور نے اپنے بظاہر یکطرفہ حکم صادر فرمانے کی مصلحت اور حکمت بیان فرمائی۔ فرمایا ملک صاحب آپ کو میرا حکم عجیب تو لگا ہو گا کہ آپکی بات سُنے بغیر عمر میں چھوٹے عزیزوں سے معافی مانگنے کا حکم دیدیا۔ حضور نے دو وجوہات بیان فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ میں حکم اپنے ارادتمند کو ہی دے سکتا تھا۔ جس کے لئے میرے حکم کی پابندی واجب تھی۔ دوسرے یہ کہ حضرت خاتم الانبیاء فداہ نفسی کی بشارت کے مطابق دو روٹھے ہوئے بھائیوں میں سے جو پہل کرے اور صلح کا قدم پہلے اٹھائے وہ پانچ سَو سال پہلے جنّت میں جائیگا۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ ملک صاحب آپ ہر طرح سے فائدے میں رہے۔ جناب ملک صاحب فرماتے تھے کہ مجھے حضور کی گفتگو اس قدر دل کو بھائی کہ میں نے حضرت صاحب کا دلی شکریہ ادا کیا۔ حضور نے واپسی پر معانقے سے سرفراز فرمایا اور اس طرح ایک بہت بڑا خاندان حضرت فضلِ عمر کی دعا اور برکت سے انتشار اور افتراق سے محفوظ ہو گیا۔

ملک صاحب خان صاحب ۱۷ جولائی ۱۹۶۶ کو ۸۴ سالہ متقیانہ زندگی گذار کر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپکی نماز جنازہ اور تدفین آپکے ملکیتی گاؤں فتح آباد میں ہوئی۔ سرگودھا سے مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی سرکردگی میں بہت سے دوستوں نے اور ربوہ سے سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ غروب آفتاب کے وقت جبکہ میت کو لحد میں اتارا جا رہا تھا تو کسی کا شعر بے اختیار زبان پر آ رہا تھا

اندر بھی زمین کے روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے وافر رحمت کا سلوک فرمائے اور جو قندیل ملک صاحب موصوف نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے روشن کی تھی اور جو اُن کی وفات کے ساتھ ہی ٹمٹمانے لگی تھی اور پھر اسے بجھتے دیر نہ لگی۔ اے کاش وہ پھر روشن ہو جائے۔ اور ملک صاحب کے اٹھ جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ہماری قوم کے کسی فرد کے ذریعہ پھر پورا ہو جائے۔ مجھے نون قوم کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے اس محرومی سے دوہرا قلق محسوس ہو رہا ہے۔

آپ کی وفات کے بعد نون خاندان میں سفارتوں اور وزارتوں کے دَور تو چلتے رہے۔ چند سال قبل ضلعی سیاست میں ایک ایسا مرحلہ بھی آیا کہ کہا جانے لگا کہ "نون" ہی ضلع کی سیاست کے رُوحِ رَواں ہیں اور آپ کے ہی ایک عزیز کو وفاقی سطح کا بہت بڑا لیڈر تصوّر کیا جانے لگا لیکن جو بہار اس درویش صفت انسان کے زمانے میں دیکھی وہ ان دنیاوی عظمتوں کے باوجود پھر دیکھنا نصیب نہیں ہوئی۔

میں مکرّر درخواست کرتا ہوں کہ قارئین کرام دُعا کریں کہ ہمارے خاندان کی کھوئی ہوئی بہار پھر لوٹ آئے۔

## اعلان وفات

مکرم و محترم چوہدری صابر علی صاحب ولد چوہدری پیر بخش سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 390/WB ضلع ملتان مورخہ ۲۸ فروری کو نشتر ہسپتال ملتان میں دل کے عارضہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ موصوف کو پانچ روز قبل ہی دل میں تکلیف محسوس ہوئی تھی۔ موصوف مکرم و محترم چوہدری محمد اسلم صاحب صابر قائد مجلس 390/WB ضلع ملتان کے والدِ محترم تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنی رحمت سے نوازے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

محمد اکرم خالد
قائد ضلع ملتان

# اطلاعات و اعلانات

## محترم عظمت اللہ صاحب بھٹی وفات پا گئے

محترم عظمت اللہ بھٹی صاحب ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء بروز بدھ اچانک دل پر بیماری کے شدید حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے صبح تقریباً آٹھ بجے اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔

عظمت اللہ صاحب حسبِ معمول گھر سے تیار ہو کر دفتر تشریف لا رہے تھے کہ گول بازار میں الکیمسٹس کی دکان کے قریب دل پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ اور سائیکل سے گر گئے۔ فوراً بذریعہ کار فضل عمر ہسپتال ربوہ لے جایا گیا۔ اور محترم ڈاکٹر عبدالخالق ملک کے فوری معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ بیماری کا حملہ اتنا شدید تھا کہ موقع پر ہی انتقال کر گئے۔ مکرم عظمت اللہ مکرم حبیب احمد صاحب کارکن مال آمد کے بھائی تھے

عظمت اللہ صاحب نیک، کم گو اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ کچھ عرصہ سے انہیں دل کی تکلیف کی شکایت تھی۔ جس کے باعث اپنے حلقہ جات میں ڈیوٹی دینے کی بجائے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق دفتر میں ہی اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے۔

بھٹی صاحب ایک وسیع حلقہ احباب کے مالک تھے۔ اور فرداً فرداً تمام احباب کو اطلاع نہ دے سکنے کے باعث اخبار الفضل میں بغرض دعا شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی بیوہ اور لڑکوں اور لڑکیوں کا خود کفیل ہو۔

## درخواست دُعا

خاکسار کے بھائی محمد اکرام احسان صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج جھنگ کی ترقی بطور اسسٹنٹ پروفیسر ہو گئی ہے۔ نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد انعام الحق گل نے زرعی یونیورسٹی کے سالانہ امتحان ۱۹۸۸ء میں زوآلوجی کے مضمون میں ایم ایس سی میں ۷۶۰ نمبر حاصل کر کے اپنے شعبہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور اب اسی مضمون میں ایم فل کر رہا ہے۔ جس کے پہلے سمسٹر کے امتحان میں انہوں نے اپنی کلاس میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ انکی ان کامیابیوں کو مزید اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات سے نوازے۔

عبدالسلام انجم
کارکن وکالت تبشیر ربوہ

## ضرورت

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ربوہ میں مستقل طور پر رہائش رکھنے والے کارکن کی ضرورت ہے۔ درخواست صدر محلہ سے بعد از تصدیق جلد از جلد بھجوائی جائے۔

درخواست دہندہ علم و ادب سے خصوصی وابستگی رکھتا ہو۔ اور مسودات مطبوعات اور کتب کی اشاعت اور اسی نوعیت کے دیگر امور کو بہتر طور پر سر انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ نیز دفتری خط و کتابت اور مطبوعات فاؤنڈیشن کی سٹور کیپنگ کی بھی قابلیت لازمی ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ برائے کارکن درجہ اوّل میں دی جائے گی۔ درخواستیں ۳۰/۴/۸۹ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

## بیرونی ملکوں کا ادب

آپ جس ملک میں کام کر رہے ہیں وہاں کی زبان تو آپ کو ضرور سیکھنی چاہیئے اگر آپ نے زبان سیکھ لی ہے تو اس زبان کے ادب سے بھی تھوڑی بہت واقفیت ضرور پیدا کیجئے۔ کم از کم اتنا تو ہو کہ آپ کو اس ملک کے بڑے ادب (نظم و نثر) کا پتہ ہو۔

اگر ملکی زبان کے ادب کے انگریزی میں ترجمے موجود ہیں تو یہ ترجمے ضرور پڑھیئے آپ کو فرصت نہ ہو تو ہمیں بھیج دیجئے۔ ہم انہیں اردو میں ترجمہ کر کے تمام اردو دانوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے ویسے اگر آپ خود بھی انگریزی سے ترجمہ کر کے بھیجیں تو ہمارے قارئین آپ کے ممنون ہوں گے۔ بہت زیادہ نہیں چند سطور میں نظم اور ایک دو صفحات کی نثر۔ انتہائی کافی ہے۔ اس طرح آپ اردو زبان کو مالا مال کرنے کا باعث بن سکیں گے۔

اس سلسلہ میں آپ مدیر الفضل سے خط و کتابت فرمائیں۔

مدیر الفضل

## تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین یا ان کے لواحقین متوجہ ہوں

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے تمام مجاہدین یا ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت اپنے یا اپنے بزرگوں کے بند کھاتہ جات بحال کروائیں۔ اس ضمن میں دفتر ہذا سے خط و کتابت کر کے ہمیں ان مجاہدین کے پتہ جات سے مطلع فرمائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

## اندوہناک حادثہ

میرے برادرِ نسبتی مکرم مرزا انیس احمد بیگ صاحب ابن مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کا صاحبزادہ عزیزم مرزا قاسم احمد مورخہ ۱۷-۴-۸۹ کو اپنی سائیکل پر P.A.F سکول سرگودھا میں جاتے ہوئے سوزوکی وین کی ٹکر لگنے کی وجہ سے سڑک پر گرنے سے سر کے دائیں طرف شدید چوٹ آئی۔ P.A.F ہسپتال میں تقریباً ۱۵ گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ عزیز کی عمر صرف نو سال تھی۔

۱۸/۴/۸۹ کو بعد از نماز ظہر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے دُعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین اور اعزّہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے اور صبر جمیل سے نوازے۔

(صفی الرحمان خورشید سنوری - مربی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۶۹۲۳:**۔ میں محمود احمد شاہد ولد سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد شاہد ولد سعید احمد A-22/4 دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری سعید احمد وصیت نمبر ۱۸۳۵۵ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری صفیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

**مسل نمبر ۲۶۹۲۴:**۔ میں انجم افشاں زوجہ ارشد اقبال بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تربیلا ضلع ایبٹ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۱۲۰۰۰/- روپے (۲) ۷ تولہ طلائی زیورات۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱-۹-۸۸ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ انجم افشاں زوجہ ارشد اقبال بھٹی ۷۰ سمن کالونی تربیلا ڈیم۔ گواہ شد نمبر۱۔ ارشد اقبال بھٹی وصیت نمبر ۲۵۳۲۱ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیع الدین ولد عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال تربیلا کالونی۔

**مسل نمبر ۲۶۹۲۵:**۔ میں خیر دین ولد میاں نتھو خان قوم بٹ کشمیری پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) سکنی زمین ۲ کنال مالیتی ایک لاکھ روپے (۲) نقد ۶۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خیر دین ولد میاں نتھو خان نارووال وارڈ نمبر۱ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ پرویز اختر پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر ۶۲۲۲۔

**مسل نمبر ۲۶۹۲۶:**۔ میں نصر اللہ محمود بلوچ ولد محمد یار خان بلوچ قوم بلوچ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نصر اللہ محمود بلوچ محلہ کرم آباد نزد م محمود سٹریٹ ۳ مکان نمبر 7/8 رحمانپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحفیظ ملک وصیت نمبر ۲۴۹۵۵ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالوحید ملک وصیت نمبر ۲۵۳۰۸۔

**مسل نمبر ۲۶۹۲۷:**۔ میں سیدہ قیصرہ ظفر ہاشمی زوجہ محمد ظفر اقبال ہاشمی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی زیورات 3½ تولہ مالیتی دس ہزار پچاس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سیدہ قیصرہ ظفر ہاشمی زوجہ محمد ظفر اقبال ہاشمی۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ظفر اقبال ہاشمی وصیت ۲۱۷۳۴ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالکریم وصیت نمبر ۱۱۳۹۲۔

**مسل نمبر ۲۶۹۲۸:**۔ میں طاہرہ اسلام زوجہ محمد اسلام بھٹی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A1-66 ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۳۶۰۰/- روپے (۲) طلائی زیورات ۱۳½ تولہ مالیتی ۴۰۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۱۸ مرلہ مالیتی ایک لاکھ روپے جس پر دو کمرے بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت مجھے ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طاہرہ اسلام A1-66 ٹاؤن شپ لاہور ۴۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری رشید الدین وصیت نمبر ۲۴۱۸۵۔ گواہ شد نمبر۲ داؤد احمد ولد علی محمد صاحب کوارٹر نمبر ۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

## ایک قیمتی اقتباس

# عید کارڈ کا ایک عمدہ استعمال

### از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

آج کل عید کے موقعہ پر دوستوں اور عزیزوں کو عید مبارک کے کارڈ بھجوانے کی رسم عام ہوگئی ہے بلکہ شاید ضرورت سے زیادہ عام ہوگئی ہے۔ مَیں اس رسم کو کلیتہً بُرا نہیں کہتا کیونکہ اس کے ذریعہ سے ایک تو عزیزوں اور دوستوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور دوسرے نیک لوگوں کے دلوں میں دعا کی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس معاملہ میں ضیاع اور فضول خرچی کا رنگ نہ اختیار کیا جائے اور نہ ہی ایسے عید کارڈ بھیجے جائیں جو حُسنِ اخلاق کے خلاف یا فضول نوعیّت کے ہوں۔

علاوہ ازیں اس طریق میں زیادہ انہماک بھی مناسب نہیں کیونکہ آہستہ آہستہ یہ باتیں ترقی کرکے نہ صرف محض ایک رسم بن کر رہ جاتی ہیں بلکہ فضول خرچی اور روپیہ کے نقصان کا موجب بھی ہو جاتی ہیں۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ کراچی کی جماعت نے عید مبارک کے جو کارڈ چھپوائے ہیں وہ صرف عید مبارک اور محبت کی یاد کو تازہ کرنے والے ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے ذریعہ ایک بہت عمدہ (تربیتی) فائدہ اٹھایا گیا ہے کیونکہ اس عید کارڈ میں حضرت بانیٔ سلسلہ کی ایک ایسی نظم اور نثر کا اقتباس درج کیا گیا ہے جو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی محبت اور آپکے اعلیٰ اخلاق اور کمالات کا مظہر ہے۔

علاوہ ازیں اس عید کارڈ میں ایک بیرونی بیت الذکر کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے ذریعے ایک افریقی ملک میں تعمیر کرائی گئی ہے اور اس کی اشاعت بھی نیک تحریک کا موجب ہو سکتی ہے۔

اگر دوسری جماعتیں اور دوسرے دوست بھی جنہیں عید کارڈوں کا شوق ہو اپنے شوق کو پورا کرنے کیلئے اس قسم کے عید کارڈ چھپوائیں تو خدا کے فضل سے اسکے ذریعہ دوہرا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے یعنی محبت کے اظہار اور یاد کو تازہ کرنے کے علاوہ اس قسم کے عید کارڈ سے دینی اور ..... تربیتی فائدہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔

پس جن دوستوں نے ضرور عید کارڈ بھجوانے ہوں انہیں چاہیئے کہ اس قسم کے..... تربیتی عید کارڈ چھپوا کر استعمال کریں ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ عید کارڈوں کی موجودہ رسم ایک وبا بن کر رہ جائے گی

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۶/۳/۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# درخواستِ دعا

(از چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی - ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلصینِ جماعت کی ایک کثیر تعداد نہ صرف لازمی چندہ جات بلکہ جملہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے اور باوجود نامساعد حالات کے قربانی کا اعلیٰ معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کارِ خیر میں جملہ امراء صدر صاحبان اور مربیان کرام، معلمین اور لوکل مربیان رات دن مصروف ہیں۔ اور بے مثال تعاون اور عمل سے ثوابِ دارین حاصل کر رہے ہیں۔ بیرون پاکستان اور اندرون پاکستان کے ایسے تمام مخلصین، عہدیداران اور انکے معاونین اور مربیان و معلمین کیلئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان کو احسن جزا عطا فرمائے، ان کی قربانی کو قبول فرمائے، انکے جذبہ اور توفیقِ خدمت کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سب سے راضی ہو۔

# اظہار تشکر و درخواست دعا

ہمارے والد محترم سید بشیر احمد شاہ (سابق مینجر دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ) کی وفات ۱۲ نومبر ۱۹۸۸ء حسرت آیات پر افراد خاندان حضرت اقدس اور دیگر احمدی احباب و خواتین نے گھر آکر اور بذریعہ خطوط و ٹیلی گرام مز تعزیت کی اور ہمارے دلوں کی ڈھارس بندھائی ہم سب بہن بھائی ان سب احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرما کر ان کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے نیز ہم سب پسماندگان کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے

پسران سید بشیر احمد شاہ - سابق مینجر دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

## عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہذا ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات مدّ گندم کھاتہ ۴۵۵۰/۱۳۴-۳ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد گندم مستحقین دارالضیافت - ربوہ)


T.B COURSE تپِ دق کورس

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۵۰/- روپے لٹریچر ۳/ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷


# خبریں!

★ عوامی نیشنل پارٹی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر ۲۷ اپریل تک صوبہ سرحد میں اے این پی کے عبدالخالق خان کو گورنر مقرر نہ کیا گیا تو اے این پی صوبائی حکومت سے علیحدگی اختیار کرے گی۔ اس سلسلہ میں وزیروں نے اپنے استعفے اے این پی کی پارلیمانی لیڈر بیگم نسیم ولی خان کے حوالے کر دیئے ہیں۔

★ مقامی فلور ملوں میں باہمی مسابقت کے نتیجے میں فیصل آباد میں آٹے کی مصنوعی گرانی ختم ہو گئی ہے اور نرخوں میں ۸/۹ روپے فی من کمی واقع ہو گئی ہے۔

★ بھارتی حکومت نے کرناٹک اسمبلی توڑ دی ہے اور ریاستی حکومت کو یہ کہہ کر برطرف کر دیا ہے کہ اسے اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں رہی۔ کرناٹک واحد ریاست ہے جہاں اپوزیشن جماعت جنتا دل کی حکومت قائم تھی۔

★ گذشتہ دنوں پرتگال میں پولیس کے ۵۰۰ افراد جن کا تعلق پولیس ٹریڈ یونین سے تھا۔ اور پولیس کی وردی میں مظاہرہ کر رہے تھے، ان پر پولیس ہی نے اس غیر قانونی مظاہرہ کی بناء پر کتے چھوڑے، پانی پھینکا اور پٹائی کی۔ اس منفرد واقعہ میں پولیس کے سینئر افسر اپنے جونیئرز سے پٹ گئے۔ تاہم قانون پر عمل کرنا بھی لازم تھا۔

★ بنگلہ دیش میں خشک سالی کے باعث کھیت پانی نہ ملنے کی وجہ سے جل گئے ہیں۔ اور پینے کے پانی کی شدید قلت ہو گئی ہے۔ لوگ جمعہ کی نماز میں بارش کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔

★ دنیا کے پہلے شمسی گرین ہاؤس نے گجرات (انڈیا) میں احمد نگر کے فارم ہاؤس میں کام شروع کر دیا ہے۔ گرین ہاؤس ۲۴ گھنٹے کے اندر پتے والی سبزیاں، چارہ، جڑی بوٹیاں اور لہسن اگا سکتا ہے۔ نیز روزانہ ۱۰۰۰ کلوگرام چارہ کی پیداوار کر سکتا ہے۔

★ یونیسف کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں سڑکوں پر آوارہ گھومنے والے بچوں کی تعداد تین کروڑ اور عالمی ادارۂ صحت کے مطابق چھ کروڑ ہے۔ ان میں سے بہت سے بچے سڑکوں پر محنت کرتے اس لئے نظر آتے ہیں کہ خاندانی غربت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ بہت سے بچے ایسے بھی ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں اور وہ متعلقہ اعداد و شمار میں شامل نہیں ہیں۔

● — جمعرات کے روز شمالی وزیرستان ایجنسی میں پاکستانی علاقہ پر سکڈ میزائل سے حملہ کیا گیا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کابل فوج کی طرف پاکستانی علاقہ پر گولہ باری بھی کی گئی۔ جس سے افغانستان کیمپ میں رہائش پذیر سات افغان مہاجرین زخمی ہو گئے۔

● — خوراک و زراعت کے وزیر مملکت ڈاکٹر محبوب الرحمن نے بتایا ہے کہ پنجاب میں گندم کی خریداری کے ۲۵۰ مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

● — پیپلز پارٹی کی حکومت ایک بل تیار کر رہی ہے۔ جس کے تحت منشیات کا کاروبار کرنے والوں کی جائیداد ضبط کی جا سکے گی۔ بل جلد ہی قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔


حضرت حکیم نظام جان کے مشہور دواخانہ پر حکیم عبدالحمید اعوان

عید کی وجہ سے اس دفعہ ۲ ر ۳ ر ۴ مئی کو اقصیٰ چوک ربوہ میں مطب فرمائیں گے

خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے۔

مینجر: مشہور دواخانہ نزد پٹرول پمپ اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر ۹۰۶



الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر - ربوہ

فنّی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ فون ۵۹۲

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔

مدّت کورس ۶ ماہ

بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے